اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل

ایڈیٹر غلام نبی

قادیان دارالامان

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN.

یوم پنجشنبہ

جلد ۲۸ | ۲۷ احسان ۱۳۱۹ ھش | ۲۰ جمادی الاولیٰ ۱۳۵۹ ھ | ۲۷ جون ۱۹۴۰ء | نمبر ۱۴۵

سرزمین یورپ پر خدا تعالےٰ کے جلالی نشانات کا ظہور

یہ ایک حقیقت ہے کہ موجودہ زمانہ میں دُنیا پر نہایت خطرناک مصائب نازل ہو رہے ہیں کوئی قلم نہیں۔ جو ان کو احاطۂ تحریر میں لاسکے۔ اور کوئی زبان نہیں۔ جو ان کو پورے طور پر بیان کرسکے۔ تباہی و بربادی اپنا موتہہ کھولے ہر طرف دوڑتی پھر رہی ہے۔ اور ہزاروں نہیں لاکھوں انسان نہنگِ اجل کا لقمہ بنتے چلے جا رہے ہیں۔ نہ خشکی پر امن ہے۔ نہ تری میں۔ نہ یورپ میں اطمینان ہے۔ نہ ایشیا میں۔ نہ جزائر میں امن ہے نہ پہاڑوں میں۔ ہر طرف مصائب نے اپنا دامن پھیلایا ہوا ہے۔ اور ہر ملک میں بے چینی اور اضطراب پایا جاتا ہے۔ کئی ایک سلطنتیں مٹ چکی ہیں۔ اور ان کے حکمران در بدر دھکے کھا رہے ہیں۔

غرض ایسے ہولناک ایام اور ایسا پُرفتن زمانہ دیکھنے میں آ رہا ہے۔ کہ کہا جا سکتا ہے۔ آج رُوئے زمین پر ہر طرف قیامت برپا ہے۔ اور سخت سے سخت عذاب مختلف صورتوں اور مختلف رنگوں میں ظاہر ہو رہے ہیں۔

دُنیا کی یہ حالت کیوں ہوئی۔ او۔ کیوں اہل دنیا سیماب وار بے قرار ہو رہے ہیں۔ کیوں اس کا امن مخدوش ہوگیا۔ اس کا سکون جاتا رہا۔ اس کا اطمینان سلب ہوگیا۔ اور اس کا آرام عنقا ہوگیا؟ یہ سوالات ہیں۔ جو طبعی طور پر ہر دُور اندیش انسان کے دل میں پیدا ہوتے ہیں۔ مگر ہمیں ان سوالات کا حل نہ تو عیسائیوں کی مقدس کتاب انجیل میں دکھائی دیتا ہے۔ نہ یہودیوں کی تورات اس کا کوئی حل بتاتی ہے۔ وید بھی اس بارے میں خاموش ہیں۔ اور ژند و اوستا کے صفحات میں بھی ان سوالات کا کوئی جواب نہیں ملتا۔ ہاں۔ قرآن کریم نے اس سوال پر پوری طرح روشنی ڈالی ہے۔ اور وہ فرماتا ہے۔ وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا۔ یعنی عالمگیر رنگ میں دُنیا پر کسی وقت عذاب آیا کرتے ہیں۔ جب پہلے کوئی رسول مبعوث ہو چکا ہو۔ اور لوگوں نے اس کی تحقیر اور تکفیر کی ہو۔

ایک اور مقام پر فرماتا ہے۔ وَمَا كَانَ رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى حَتّٰى يَبْعَثَ فِىْٓ اُمِّهَا رَسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا وَمَا كُنَّا مُهْلِكِى الْقُرٰٓى اِلَّا وَاَهْلُهَا ظٰلِمُوْنَ (القصص) کہ تیرا رب شہروں۔ اور آبادیوں کو بلا وجہ ویران نہیں کرتا۔ بلکہ ان کو ویران کرنے سے قبل اپنی کسی ایسی بستی میں جو دوسری بستیوں کے مقابلہ میں ام القریٰ کہلانے کی مستحق ہوتی ہے۔ ہدایت کا چشمہ پھوڑتا ہے۔ تا لوگ اس چشمہ سے سیراب ہوں۔ مگر جب لوگ نبی کی تکفیر و تحقیر اور استہزاء سے باز نہیں آتے۔ اور ظلم کے ارتکاب پر ایسے دلیری کمر بستہ رہتے ہیں۔ تو آخر اللہ تعالےٰ کا عذاب نازل ہوتا ہے۔ جو ظالموں کو برباد کر دیتا ہے۔

خدا تعالےٰ کے اس قانون کی صداقت گزشتہ زمانوں میں بھی ظاہر ہوتی رہی ہے۔ اور آج بھی جس شوکت جس عظمت اور جس ہیبت کے ساتھ یہ الہٰی قانون پورا ہوتا دکھائی دے رہا ہے وہ اپنی نظیر آپ ہی ہے۔ چنانچہ اس قرآنی اصل کی صداقت اس طرح ظاہر ہے کہ اس وقت جبکہ دُنیا امن اور چین سے زندگی کے دن گزار رہی تھی۔ اور موجودہ مصائب جو ایک طوفان کی طرح تمام زمین پر محیط ہو رہے ہیں۔ ان کا کسی کو وہم و گمان بھی نہ تھا۔ کہ خدا تعالےٰ نے اپنے ایک بندہ کو قادیان کی سرزمین میں ماموریت کے مقام پر کھڑا کیا۔ اور اس نے دُنیا کو رحمت کے نشانوں کے ذریعہ خدا تعالےٰ کی طرف متوجہ کرنا چاہا۔ مگر جب بہت کم لوگوں نے اس سے فائدہ اٹھایا۔ تو اس نے دُنیا کو متنبہ کیا۔ کہ روئے زمین پر اب سخت مصائب کے دن آنے والے ہیں۔ جن کا علاج سوائے دُعا اور اعمال صالحہ کے اور کچھ نہیں۔ چنانچہ آج سے ۳۵ برس قبل جبکہ ان مصائب کا کسی کو خیال تک نہ تھا۔ آپ نے ۲۷ فروری ۱۹۰۵ء کو ایک اشتہار شائع کیا جس میں تحریر فرمایا:-

"دوستو اٹھو۔ اور ہوشیار ہو جاؤ۔ کہ اس زمانہ کی نسل کے لئے نہایت مصیبت کا وقت آگیا ہے . . . . نہایت تنگی کے دن ہیں۔ اور آسمان پر خدا کا غضب بھڑک رہا ہے۔ آج محض زبانی لاف و گزاف سے تم پار نہیں ہو سکتے . . . . . قبل اس کے کہ وہ وقت آئے۔ کہ انسانوں کو دیوانہ سا بنا دے۔ بیقراری کی دعاؤں سے خود دیوانے بن جاؤ . . . . .

یقیناً سمجھو کہ وہ دن آرہے ہیں۔ کہ جب سے دنیا پیدا ہوئی ایسی سختی کے دن کبھی عام طور پر دنیا پر نہیں آئے۔ . . . . دنیا کے لئے بڑی گھبراہٹ کے دن ہیں مگر دنیا نہیں سمجھتی۔ لیکن کسی دن سمجھے گی۔ دیکھو میں اس وقت اپنا فرض ادا کر چکا ہوں۔ اور قبل اس کے کہ تنگی کے دن آویں میں نے اطلاع دے دی ہے۔"

اس کے بعد ۵ اپریل ۱۹۰۵ء کو آپ نے پھر ایک اور اشتہار شائع فرمایا جس میں لکھا:۔

"میرا کام دعوۃ اور تبلیغ ہے۔ اس لئے میں ظاہر کرتا ہوں۔ اور میں قسم حضرت احدیت جلشانہ کی کھا کر کہتا ہوں۔ کہ یہ پر خدا نے اپنی وحی کے ذریعہ سے ظاہر فرمایا ہے۔ کہ میرا غضب زمین پر بھڑک رہا ہے۔ کیونکہ اس زمانہ میں اکثر معصیت اور دنیا پرستی میں ایسے غرق ہو گئے ہیں کہ خدا تعالیٰ پر بھی ایمان نہیں رہا۔ اور وہ جو اس کی طرف سے اصلاح خلق کے لئے بھیجا گیا ہے۔ اس سے ٹھٹھا کیا جاتا ہے۔ اور یہ ٹھٹھا اور لعن و طعن حد سے گزر گیا ہے۔ پس خدا فرماتا ہے۔ کہ میں ان سے جنگ کروں گا۔ اور میرے وہ حملے ان پر ہوں گے۔ جو ان کے خیال و گمان میں نہیں۔ . . . . وہ فرماتا ہے کہ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دیگا۔"

پھر ۸ اپریل ۱۹۰۵ء کو آپ نے ایک اور اشتہار شائع فرمایا جس میں غافل دنیا کو آپ نے ان الفاظ کے ذریعہ بیدار کرنے کی کوشش فرمائی کہ

"اے عزیزو جلد ہر ایک بدی سے پرہیز کرو۔ کہ پکڑے جانے کا دن نزدیک ہے۔ ہر ایک جو شرک کو نہیں چھوڑتا وہ پکڑا جائے گا۔ ہر ایک جو فسق و فجور میں مبتلا ہے وہ پکڑا جائے گا۔ ہر ایک جو دنیا پرستی میں حد سے گزر گیا ہے اور دنیا کے غموں میں مبتلا ہے وہ پکڑا جائیگا ہر ایک جو خدا کے وجود سے منکر ہے وہ پکڑا جائے گا۔ دیکھو آج میں نے بتلا دیا زمین بھی سنتی ہے اور آسمان بھی کہ ہر ایک جو راستی کو چھوڑ کر شرارتوں پر آمادہ ہو گا۔ اور ہر ایک جو زمین کو اپنی بدیوں سے ناپاک کریگا وہ پکڑا جائے گا۔ خدا فرماتا ہے کہ قریب ہے جو میرا قہر زمین پر اترے۔ کیونکہ زمین پاپ اور گناہ سے بھر گئی ہے پس اٹھو اور ہوشیار ہو جاؤ۔ کہ آخری وقت قریب ہے جس کی پہلے نبیوں نے بھی خبر دی تھی۔ مجھے اس ذات کی قسم ہے جس نے مجھے بھیجا۔ کہ یہ سب باتیں اس کی طرف سے ہیں میری طرف سے نہیں ہیں۔ کاش یہ باتیں نیک ظنی سے دیکھی جائیں۔ کاش میں ان کی نظروں میں کاذب نہ ٹھہرتا تا دنیا ہلاکت سے بچ جاتی۔ یہ میری تحریر معمولی تحریر نہیں۔ دلی ہمدردی سے بھرے ہوئے نعرے ہیں۔ . . . . وہ دن آتا ہے کہ انسانوں کو دیوانہ کر دے گا۔ نادان بدقسمت کہے گا۔ کہ یہ باتیں جھوٹ ہیں۔ ہائے وہ کیوں اس قدر سوتا ہے۔ . . . . آگ لگ چکی ہے اٹھو۔ اور اس آگ کو اپنے آنسوؤں سے بجھاؤ۔"

کس قدر چونکا دینے اور انسانی روح پر لرزہ طاری کر دینے والے الفاظ ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے استعمال فرمائے۔ مگر آہ دنیا بدستور سوئی رہی۔ اس نے خدا کے اس منادی کی آواز پر کان نہ دھرا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ آخر دنیا کے سامنے وہ قیامت کا دن آ گیا۔ جس کی خدا کے مامور نے خبر دی تھی۔ لیکن اب بھی اگر دنیا کے لوگ اس عذاب سے نجات حاصل کرنے کے خواہاں ہوں۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں ہم بتاتے ہیں کہ:۔

"توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جائے۔ جو خدا کو چھوڑتا ہے۔ وہ ایک کیڑا ہے نہ کہ آدمی اور جو اس سے نہیں ڈرتا وہ مردہ ہے نہ کہ زندہ۔"

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۵ احسان ۱۳۱۹ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق دس بجے شب کی اطلاع ہے۔ کہ حضور کی طبیعت دن بھر تو اچھی رہی لیکن شام کو نقاہت کی شکائت ہو گئی۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت پہلے سے اچھی ہے۔ صحت کاملہ کے لئے دعا کی جائے۔

صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب کے بخار میں قدرے کمی ہے۔ احباب دعا جاری رکھیں۔

افسوس مسماۃ عالم بی بی صاحبہ اہلیہ حافظ محمد حسین صاحب قریشی مرحوم بعمر ۷۰ سال وفات پا گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ صبح حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جنازہ پڑھایا۔ اور مرحومہ کو مقبرہ بہشتی میں دفن کیا گیا۔ احباب بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔

نہایت افسوس سے لکھا جاتا ہے۔ کہ ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے پرائیویٹ سیکرٹری حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے بھائی ملک رحمت اللہ صاحب مولوی فاضل کچھ عرصہ بیمار رہنے کے بعد آج بعمر ۲۲ سال وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ عصر کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے ان کا جنازہ پڑھایا۔ اور مرحوم کو مقبرہ بہشتی میں دفن کیا گیا۔ احباب بلندیٔ درجات کے لئے دعا کریں۔ ہمیں اس صدمہ میں مرحوم کے لواحقین سے دلی ہمدردی ہے۔

جنازہ پڑھانے کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ مقبرہ بہشتی میں تشریف لے گئے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے مزارات پر دعا کی۔ پھر صاحبزادی امۃ الودود کی قبر پر آ کر دعا فرمائی۔ اس کے بعد سیدہ امۃ الحی صاحبہ اور سیدہ سارہ بیگم صاحبہ کی قبروں پر دعا کی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مزار کے ارد گرد جو نئی چار دیواری تعمیر کی گئی ہے۔ وہ قریباً مکمل ہو چکی ہے۔

خان بہادر مولوی غلام حسن خانصاحب کی طبیعت نسبتاً اچھی ہے

قادیان ۲۵ احسان۔ پشاور سے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے کو اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ جناب خان بہادر مولوی غلام حسن خان صاحب کی طبیعت پہلے سے اچھی ہے۔ الحمد للہ مگر ابھی تک پورا افاقہ نہیں ہوا احباب جناب مولوی صاحب ممدوح کی کامل صحت کے لئے دعا جاری رکھیں۔

درخواستہائے دعا

(۱) سید غلام مصطفےٰ صاحب بریلی کا لڑکا اور (۲) اللہ بخش صاحب کارکن بیت المال قادیان کی ہمشیرہ بعارضہ خنازیر بیمار ہیں۔ (۳) ماسٹر محمد احسن صاحب قادیان بیمار اور میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔ (۴) ملک حبیب حسن صاحب ابن جناب ڈاکٹر ظفر حسن صاحب بعارضہ بخار بیمار اور سول ہسپتال امرتسر میں زیر علاج ہیں۔ احباب سب کی صحت کے لئے دعا کریں۔ (۵) چودھری عبد الرحمٰن صاحب بھٹی نے امسال مولوی فاضل کا امتحان دیا ہے۔ کامیابی کے لئے دعا کی جائے۔

دمشق سے قادیان کی مشابہت اور اہل پیغام

ایک گزشتہ پرچہ میں "پیغام صلح" کے بعض پرچوں سے چند ایسے اقتباسات پیش کئے گئے ہیں۔ جن میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اور جماعت احمدیہ کے متعلق بے حد دل آزاری سے کام لیا گیا ہے۔ آج اس قسم کے ایک مضمون کے جواب میں بعض باتیں پیش کی جاتی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تحریر فرمایا ہے۔ کہ:۔

"خدا نے مسیح کے اترنے کی جگہ جو دمشق کو بیان فرمایا۔ تو یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے۔ کہ مسیح سے مراد وہ اصلی مسیح نہیں ہے۔ جس پر انجیل نازل ہوئی تھی۔ بلکہ مسلمانوں میں سے کوئی ایسا شخص مراد ہے۔ جو اپنی روحانی حالت کی رو سے مسیح اور امام حسین رضؓ سے بھی مشابہت رکھتا ہے۔ کیونکہ دمشق پایۂ تخت یزید ہو چکا ہے۔ اور یزیدیوں کا منصوبہ گاہ جس سے ہزارہا طرح کے ظالمانہ احکام نافذ ہوئے۔ وہ دمشق ہی ہے"

"پیغام صلح" نے یہ الفاظ پیش کر کے لکھا ہے:۔

اس سے "دو باتیں نہایت واضح طور پر معلوم ہوتی ہیں۔ ایک یہ کہ حضرت مرزا صاحب سید الشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام سے مشابہت رکھتے ہیں دوسری یہ کہ قادیان نے بوجہ دمشق کے مشابہ ہونے کے کسی یزیدی الصفت خلیفہ کا پایۂ تخت ہونا ہے۔ جو قسم قسم کے جھوٹے منصوبے باندھے گا۔ اور ہزارہا طرح کے ظالمانہ احکام نافذ کرے گا"۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مندرجہ بالا تحریر سے کوئی شریف۔ اور منصف مزاج انسان یہ استنباط نہیں کر سکتا۔ جو "پیغام صلح" نے کیا ہے اور اپنے نظریہ کی جو وضاحت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس جگہ فرمائی ہے۔ اس کی موجودگی میں اس سے اس قسم کے استدلال کرنا تو صریح ظلم ہے۔ حضور علیہ السلام نے بے شک قادیان کو دمشق کے مشابہ قرار دیا ہے۔ مگر اس وجہ سے کہ اس میں یزیدی الطبع لوگ تھے۔ نہ اس وجہ سے کہ اس جگہ نے کسی "یزیدی الصفت خلیفہ" کا پایۂ تخت ہونا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:۔

"پس واضح ہو۔ کہ دمشق کے لفظ کی تعبیر میں میرے پر من جانب اللہ یہ ظاہر کیا گیا ہے۔ کہ اس جگہ ایسے قصبہ کا نام دمشق رکھا گیا ہے۔ جس میں ایسے لوگ رہتے ہیں۔ جو یزیدی الطبع۔ اور یزید پلید کی عادات اور خیالات کے پیرو ہیں۔ جن کے دلوں میں اللہ۔ اور رسول کی کچھ محبت نہیں۔ اور احکام الٰہی کی کچھ عظمت نہیں۔ جنہوں نے اپنی نفسانی خواہشوں کو اپنا معبود بنا رکھا ہے۔ اور اپنے نفس امارہ کے حکموں کے ایسے مطیع ہیں۔ کہ مقدسوں اور پاکوں کا خون بھی ان کی نظر میں سہل اور آسان امر ہے۔ اور آخرت پر ایمان نہیں رکھتے۔ اور خدا تعالیٰ کا موجود ہونا ان کی نگاہ میں ایک پیچیدہ مسئلہ ہے۔ جو انہیں سمجھ نہیں آتا۔ اور چونکہ طبیب کو بیماروں ہی کی طرف آنا چاہئے۔ اس لئے ضرور تھا۔ کہ مسیح ایسے لوگوں میں نازل ہو"

ان الفاظ سے صاف ظاہر ہے کہ حضور علیہ السلام کی مراد ان لوگوں سے ہے۔ جو آپ کی بعثت سے قبل موجود تھے۔ اور دعوے کے بعد آپ کی مخالفت اور تضحیک پر کمربستہ رہے۔ اس کے مقابلہ میں کوئی اہل نظر یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ یہ الفاظ ان لوگوں کے متعلق استعمال کئے گئے ہیں۔ جو حضور علیہ السلام کی دعوت پر لبیک کہتے ہوئے آپ کے گرد جمع ہو گئے۔ "پیغام صلح" کو اتنا تو سوچنا چاہئے تھا۔ کہ اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے یہ الفاظ ان لوگوں کے متعلق ہیں۔ جو آپ پر ایمان لائے۔ آپ کی جماعت میں داخل ہوئے۔ خواہ وہ مقامی تھے یا باہر سے آنے والے۔ تو پھر ان کو اس ایمان نے فائدہ کیا دیا۔ اگر اس ایمان کے باوجود وہ "یزیدی الطبع اور یزید پلید کی عادات۔ اور خیالات کے پیرو رہے"۔ اگر پھر بھی ان کی "نفسانی خواہشیں ان کی معبود رہیں۔ وہ نفس امارہ کے حکموں کے مطیع رہے۔ آخرت پر ان کا ایمان نہ رہا۔ حتےٰ کہ خدا تعالیٰ کا موجود ہونا بھی ان کی سمجھ میں نہ آیا۔ تو پھر اس نور نے جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام دنیا میں لائے۔ ان کو کیا فائدہ پہونچایا۔ اور یہ ایمان ان کے کس کام آیا۔

پھر کیا اس انسان کے اندر قوت قدسیہ مانی جا سکتی ہے۔ اور یہ خیال بھی کیا جا سکتا ہے۔ کہ وہ دنیا کے اندر پاکیزگی اور طہارت پھیلانے کے لئے آیا۔ جو اپنے اولین ماننے والوں میں آخرت پر ایمان بھی پیدا نہ کر سکے۔ اور ان کو خدا تعالیٰ کا وجود بھی نہ سمجھا جا سکے۔

پس "پیغام صلح" نے یزیدی الطبع لوگوں سے مراد جماعت احمدیہ قرار دے کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر بھی ایسا ناپاک اور شدید حملہ کیا ہے جو بڑے سے بڑا دشمن بھی نہیں کر سکتا۔ پھر جماعت احمدیہ کو کوسنے کے شوق میں "پیغام صلح" کو یہ بھی یاد نہیں رہا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وقت میں قادیان میں جو احمدی تھے۔ ان میں وہ لوگ ممتاز تھے۔ جو آج اہل پیغام کے زعماء اور قائد ہیں۔ اور اس لئے ان اعتراضات کی زد سے وہ بھی باہر نہیں رہ سکتے کیونکہ اگر ان لوگوں سے مراد جن کا وجود قادیان کو دمشق بنانے کا موجب ہوا۔ جماعت احمدیہ ہو۔ تو یہ وہی جماعت ہو سکتی ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں تھی۔ نہ کہ وہ جماعت جو آج قادیان میں ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مندرجہ بالا تحریر سے یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے۔ کہ ایسے لوگوں کا وجود جو خدا اور آخرت پر ایمان نہیں رکھتے تھے۔ جو نفس امارہ کے مطیع تھے۔ جنہوں نے اپنی نفسانی خواہشات کو معبود بنا رکھا تھا۔ اور جو عادات و خیالات میں یزید کے پیرو تھے۔ قادیان کو دمشق کا مثیل بنانے کا موجب تھا۔ نہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قادیان میں بعثت نے ایسے لوگ پیدا کئے اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قادیان میں بعثت کے نتیجہ میں یہاں ایسے لوگ پیدا ہونے ہوتے۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ کا وہ مفہوم درست ہو سکتا تھا۔ جو "پیغام صلح" نے پیش کیا ہے۔ مگر ظاہر ہے۔ کہ اس قسم کا خیال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات اور آپ کی قوت قدسیہ پر سخت ترین حملہ ہے۔

پس اس سے وہی لوگ مراد ہیں۔ جو آپ کی بعثت سے قبل قادیان میں آباد تھے۔ اور جن کی اصلاح کے لئے آپ مبعوث ہوئے حضور علیہ السلام نے تو صاف الفاظ میں فرما دیا ہے کہ "چونکہ طبیب کو بیماروں ہی کی طرف آنا چاہئے۔ اس لئے ضرور تھا کہ مسیح ایسے لوگوں میں نازل ہو" گویا آپ نے ان لوگوں کے وجود کو اپنی آمد کا موجب قرار دیا ہے۔ اور فرمایا ہے۔ کہ چونکہ یہاں ایسے مریض موجود تھے۔ اس لئے مجھے جو روحانی امراض کے لئے بمنزلہ طبیب کے ہوں۔ ان میں بھیجا گیا۔ لیکن پیغام نے اس بات پر زور دیا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود

جماعت احمدیہ کے دو خاص امتیازات

میری عمر اس وقت چوبیس پچیس سال کی ہے۔ شروع سے ہی مجھے مذہبی مطالعہ کا شوق رہا۔ ایک احمدی رشتہ دار میاں محمد مراد صاحب کی توجہ سے میں خطبات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز پڑھا کرتا۔ ہمارے ہاں احمدیوں کی کافی مخالفت ہوتی ہے یہی وجہ یہاں کوئی احمدی سوائے ایک کے مستقل رہائش نہیں رکھ سکا۔ کئی احمدی میرے ہاں بطور مہمان رہے۔ کیونکہ انہیں شہر میں تنگ کیا جاتا تھا۔ لیکن کوئی توجہ احمدیت کی طرف نہیں تھی۔ گزشتہ جلسہ سالانہ پر نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان کی طرف سے دعوت آئی اور میں ۲۶ دسمبر ۱۹۳۹ء کو قادیان پہونچا جہاں ۲۷-۲۸ دسمبر تک رہا۔ جن دو نمایاں خوبیوں نے میرا دل موہ لیا۔ اور میں دعوے سے کہہ سکتا ہوں۔ کہ تمام قوم مسلم اور خصوصاً مسلمانانِ ہند میں مفقود ہیں وہ یہ ہیں:۔

(۱) خلیفۂ وقت کا تبحر علمی۔ اخلاقی عظمت اور انتظامی قابلیت۔ اس بے مثل انسان کی دوررس نگاہ تربیت جماعت کے سلسلہ میں اگر ارتقائی منازل کے انتہاء کو دیکھتی ہے۔ تو ساتھ ہی جماعت کی ادنےٰ ترین کمزوری پر بھی پڑتی ہے۔ اس کے تبحر علمی و اخلاقی عظمت کا سکہ لاکھوں افراد جماعت پر ہی نہیں بلکہ عملی رنگ میں دنیا کے ہر سعید الفطرت انسان کے دل پر بیٹھا ہوا ہے۔ ہر قوم کے مستقبل کا اندازہ قوم کے نوجوانوں کے عمل سے لگایا جاسکتا ہے۔ اس اصل و معیار کے ماتحت جہاں مسلم نوجوان من حیث القوم الحاد کی طرف مائل و بے حسی کا شکار ہو رہے ہیں۔ وہاں اس نباض فطرت کی تحریک خدام الاحمدیہ نے احمدی نوجوانوں میں اسلام کی ایک نئی رُوح پھونک دی ہے۔ جس کا وجود دوسری مسلم جماعتوں کے رضاکاروں میں سرے سے مفقود ہے۔ اس الحاد و دہریت کے زمانہ میں جس لائن پر جماعت احمدیہ کو چلایا جا رہا ہے۔ یہ اسی انسان کا کام ہے۔ مسلمانانِ ہند میں متلون مزاج راہنماؤں کی تو کمی نہیں۔ لیکن مستقل مزاج و سنجیدہ راہنما کی اگر تلاش کی جائے۔ تو وہ محمود قادیان میں ہی نظر آئے گا۔ اس بے نظیر انسان کی تاریخ خلافت کا مطالعہ کرنے سے یہ امر نمایاں نظر آتا ہے۔ کہ اس کے عزائم کے ساتھ جس کی بھی ٹکر ہوئی وہی پاش پاش ہوگیا۔ اور اس کے پائے ثبات کو کوئی چیز متزلزل نہیں کر سکی:

(۲) دوسری خوبی جو مجھے قادیان میں نمایاں نظر آئی۔ وہ من حیث الجماعت جذبۂ اطاعت اور خشیت اللہ ہے۔ مسلمانوں کی کسی دوسری جماعت میں نہ تو جذبۂ اطاعت ہے۔ اور نہ ہی خشیت اللہ۔ یہ دونوں چیزیں اس جماعت کے حصہ میں آئی ہیں۔ جس کی مخالفت دُنیا کے ہر حصہ میں کی جاتی ہے۔ اس مخالفت کو کہیں سیاسی رنگ دیا جاتا ہے اور کہیں مذہبی۔ جذبۂ اطاعت و خشیت اللہ ہی اس جماعت کے دو بازو ہیں۔ جن سے عبار مخالفت کی ظلمت کے باوجود اپنا راہ صاف کرتی ہوئی تیز گامی سے اپنی منزل مقصود کی طرف بڑھتی جا رہی ہے دُنیا کی حاسدانہ نگاہ جب اس کے شاندار مستقبل کو دیکھتی ہے۔ تو مخالفت پر آمادہ ہوجاتی ہے:

بیعت خلافت کرنے کے بعد عملی رنگ میں دیکھا۔ کہ مسلمانوں میں خشیت اللہ نہیں رہی۔ میں مقامی انجمن اصلاح المسلمین کا سیکرٹری تھا۔ اور ہر ممکن خدمت کرتا رہتا۔ اور مسلمانوں کو فائدہ پہونچاتا تھا۔ میرے وابستگی احمدیت کے اعلان پر احسان فراموش لوگوں نے خوفِ خدا کو بالائے طاق رکھ کر اس رنگ میں مخالفت کی کہ حیرت ہوگئی۔ عوام جہلاء میں مولویوں نے یہ پروپیگنڈا کیا۔ کہ مرزائی خدا و رسول کو نہیں مانتے۔ مرزا صاحب کو ہی خدا و رسول سمجھتے ہیں۔ اس لئے ان سے ہر طرح عدم تعاون کرنا چاہیئے۔ مرزائیوں کی عام تعریف کیا ہے۔ جو نہ ہندو ہو اور نہ مسلمان وغیرہ وغیرہ۔ لیکن یہ باعث تعجب نہیں کیونکہ اگر یہاں تک حالت نہ پہونچ چکی ہوتی تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی ضرورت کیا تھی۔ مبارک ہیں وے لوگ جو اس جماعت سے وابستہ ہیں۔

آخر میں قارئین الفضل سے استدعا ہے کہ وہ حضور قلب سے میرے لئے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل و رحم سے مخالفوں کے شر سے محفوظ رکھے۔ اور ہر حال میں میرا حامی و ناصر ہو: خاکسار غلام محمد منشی فاضل (ارینہ) از مغیاں ضلع گوجرانوالہ

تعزیت کی قرار دادیں

(۱) نصرت گرلز ہائی سکول قادیان کی معلمات اور طالبات اپنی پیاری اور قابلِ احترام بہن سیدہ امۃ الودود طاب اللہ ثراہا کی وفات حسرت آیات پر اپنے دلی دکھ اور غم کا اظہار کرتی ہیں۔ اور حضرت ام المومنین مدظلہا العالی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ اور صاحبزادی مرحومہ کے محترم والدین کی خدمت میں ادب سے عرض کرتی ہیں۔ کہ ہم ان کے غم اور رنج میں پوری طرح شریک ہیں اور دعا کرتی ہیں کہ خدا تعالےٰ انہیں اس صدمہ کے بدلے اجر عظیم عطا فرمائے (ہیڈ مسٹرس)

(۲) انجمن احمدیہ لائلپور نے اپنے ایک غیر معمولی اجلاس میں صاحبزادی امۃ الودود صاحبہ بی۔ اے بنت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کی وفات کے متعلق یہ قرار داد پاس کی۔ کہ انجمن اس حادثہ کو نہ صرف خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے ایک سخت صدمہ سمجھتی ہے۔ بلکہ اس ناگہانی وفات کو جماعت کا ایک بہت بڑا نقصان محسوس کرتی ہے۔ جس کی تلافی سوائے اللہ تعالےٰ کے خاص فضل اور رحم کے بظاہر حالات ناممکنات سے معلوم ہوتی ہے۔

اس صدمہ میں جماعت کا ہر فرد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ اپنے آپ کو برابر کا شریک محسوس کرتا ہے۔ مرحومہ کی وہ ذاتی خوبیاں جن کا ذکر حضرت میر محمد اسحٰق صاحب کے مضمون مندرجہ الفضل مورخہ ۲۲ احسان میں ہے۔ اور جن کی تفصیل حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے مضمون مندرجہ الفضل ۲۳ احسان میں بیان فرمائی گئی ہے۔ اتنی بلند ہیں کہ ان کے حامل کی وفات ہر احمدی کے لئے سوہانِ روح ہے۔

ہم خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جملہ خدام صمیم قلب سے دست بدعا ہیں۔ کہ خدمتِ دین میں خاندانِ نبوت کی اس تیسری قربانی کو اللہ تعالےٰ اپنی خاص قبولیت سے سرفراز فرمائے۔ اور اپنے خاص فضل اور رحم کے ساتھ آئندہ کے لئے اسے چشم زخم سے محفوظ رکھے۔ اور اس خاندان کے ہر درخشندہ ستارے کو بلندی کی منازل طے کرائے اس بھٹکی ہوئی دنیا کے لئے ضلالت کی کالی راتوں میں دلیل راہ بنائے آمین۔ خاکسار بشیر احمد خان وکیل جنرل سیکرٹری

سیدہ امۃ الودود مرحومہ اپنے ایک استاد کی نظر میں

حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی صاحبزادی امۃ الودود بیگم جو ہمہ صفت موصوف تھیں۔ اور جن کی قابلیت۔ دینداری اور خدمت اسلام کے شوق سے طبقہ نسواں کی اصلاح و ترقی کے متعلق بڑی بڑی امیدیں وابستہ تھیں۔ اچانک وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

یہ حادثہ جماعت احمدیہ کے ہر فرد کے لئے بڑے صدمہ اور رنج کا باعث ہے لیکن جسے خدا تعالےٰ نے مرحومہ کو بچپن میں تعلیم دینے کا موقع دیا ہو۔ اور جس نے متواتر کئی سال تک ان کی عادات اور اخلاق کا مطالعہ کیا ہو۔ اور جس نے ہر لحاظ سے انہیں نہایت بلند مقام پر پایا ہو۔ اور جو بالآخر یہ توقع رکھتا ہو۔ کہ میرے مرنے کے بعد ان کی دینی خدمات اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان کے بچوں کو تعلیم دینے کا ثواب اسے بھی حاصل ہوگا۔ اس کے رنج اور صدمہ کا اندازہ کس طرح لگایا جا سکتا ہے۔

بوجہ اس کے کہ مجھے قدیم سے خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض بچوں کو تعلیم دینے کی سعادت حاصل ہے۔ اور پھر بوجہ اس کے کہ خدا تعالےٰ نے مجھے حضرت میاں شریف احمد صاحب کے پڑوس میں مکان بنا کر رہنے کی توفیق بخشی ہے صاحبزادی امۃ الودود کو پڑھانے کا بھی موقع ملا۔ اور شروع سے لیکر نویں جماعت تک وہ مجھ سے انگریزی وغیرہ پڑھتی رہیں۔ اس عرصہ میں مَیں نے ان کو نہائت مؤدب۔ نہایت محنتی۔ نہایت فرمانبردار اور بیحد صابر پایا۔ اگر کسی وقت کسی بات پر میں نے ناراضگی کا اظہار کیا۔ تو اسے بھی برداشت کیا۔ اور کبھی شکایت نہ کی۔

میں جس حد تک پڑھا سکتا تھا۔ جب پڑھا چکا۔ تو ایک دن میں نے کہا۔ میں آپ سے ایک عہد لینا چاہتا ہوں۔ اگر آپ اسے پورا کریں۔ کہا ضرور پورا کروں گی۔ میں نے کہا آپ وعدہ کریں۔ کہ اپنی تعلیم ختم کرنے کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کے بچوں کو پڑھاؤ گی۔ اور ان پر غصے نہیں ہوا کروں گی بلکہ پیار اور محبت سے پڑھایا کروں گی۔

کہنے لگیں پڑھانے کا تو اقرار کرتی ہوں۔ مگر آپ بھی تو مجھ سے کبھی غصے ہو ہی جاتے ہیں۔ میں نے کہا میرا غصہ گلے کے اوپر اوپر ہی کا ہوتا تھا۔ دل میں کچھ نہیں ہوتا۔ اس پر خوش ہوگئیں۔

آج جب میں دیکھتا ہوں۔ کہ میں زندہ ہوں۔ اور جن سے مجھے امید تھی۔ کہ ان کی دینی خدمات کا ثواب مجھے مرنے کے بعد بھی ملتا رہے گا۔ اس جہاں کو چھوڑ کر سفر آخرت اختیار کر چکی ہیں۔ تو دل بیٹھنے لگتا ہے اور کلیجہ مُنہ کو آتا ہے۔ لیکن

مرضیٔ مولےٰ از ہمہ اولےٰ

دعا ہے کہ خدا تعالےٰ مرحومہ کو جوار رحمت میں جگہ دے۔ اور اس کے خاندان کو صبر عطا فرمائے

خاکسار:۔ حکیم عبد العزیز خان۔ ہیڈماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان

اعلان برائے فروخت کاسکیٹ وغیرہ

جلسہ خلافت جوبلی کے موقعہ پر انجمنوں کی طرف سے جو ایڈریس پیش کئے گئے تھے۔ ان میں سے دو تین ایڈریس نقرئی کاسکیٹوں میں تھے۔ اور دو عدد طشتریاں (ٹرے) نقرئی۔ اور ایک انگوٹھی نقرئی جس پر "الیس اللہ بکاف عبدہٗ" کھدا ہوا ہے۔ پیش ہوئی تھیں۔ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اسی جلسہ میں فرمایا تھا۔ کہ انہیں فروخت کرکے رقم جوبلی فنڈ میں جمع کر دی جائے۔ چونکہ یہ چیزیں تاریخی حیثیت رکھتی ہیں۔ اس لئے ممکن ہے۔ بعض احباب کے دل میں یہ خواہش پیدا ہو۔ کہ اگر یہیں مل جائیں تو یادگار کے طور پر رکھ لیں۔ اس لئے بذریعہ اعلان ہذا تمام احباب کی خدمت میں اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ جو دوست ان چیزوں میں سے کوئی ایک خریدنا چاہیں۔ وہ دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔ اور جو رقم وہ اس کے معاوضہ میں دینا چاہتے ہیں۔ اس سے بھی مطلع فرمائیں۔ جس دوست کی رقم سب سے زیادہ ہوگی۔ وہی اسکا حقدار متصور ہوگا۔

ناظر بیت المال قادیان

نظارت امور عامہ کا اعلان

اخبار الحکم میں مولوی عنایت اللہ صاحب نے ایک اعلان اپنے بھائی محمد عبد اللہ صاحب ایرانی کے خلاف کیا تھا۔ مگر یہ اعلان کرنے کے وہ مجاز نہ تھے۔ مدیر الحکم نے اپنی غلطی کا اعتراف کرتے ہوئے اس کا ازالہ کر دیا ہے۔ اور محمد عبد اللہ صاحب نے اس کے ازالہ کے لئے دارالقضاء میں بھی مقدمہ دائر کیا ہے۔

چونکہ مولوی عنایت اللہ صاحب ایسا اعلان کرنے کے مجاز نہ تھے۔ اس لئے نظارت ہذا احباب کو اس سے اطلاع دینا مناسب سمجھتی ہے۔ تا آئندہ اس قسم کے اعلانات میں احتیاط سے کام لیں۔ ناظر امور عامہ

یوم التبلیغ کے لئے لٹریچر

جیسا کہ احباب کو معلوم ہے حسب فیصلہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہٖ امسال مسلمانوں میں یوم التبلیغ ۱۴ وفا ۱۳۱۹ ہش مطابق ۱۴ جولائی ۱۹۴۰ء بروز اتوار منایا جائے گا۔ اسی تاریخ کو ۱۹۰۳ء میں حضرت صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب کی شہادت واقعہ ہوئی تھی۔ پس احباب جماعت اس دن کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے پورے انہماک اور اخلاص سے اس فریضہ کو سرانجام دینے کی کوشش کریں۔ حسب سابق صیغہ نشر و اشاعت کی طرف سے جماعتوں کو تبلیغی اشتہارات بھجوائے جائیں گے۔ مرکز سے جن علاقوں میں تبلیغی اشتہارات بھجوائے جاتے ہیں۔ ان کا دائرہ اس قدر وسیع ہے کہ ۳۵ ہزار تبلیغی اشتہارات اکثر جماعتوں کے حصہ میں پانچ سے پچاس تک آتے ہیں۔ جو کسی صورت میں بھی کافی نہیں کہلا سکتے۔ اور ابھی کئی علاقے ایسے ہیں۔ جہاں ہم نہ اشتہارات کے ذریعہ تبلیغ کر رہے ہیں۔ اور نہ مبلغ بھجوائے جا سکتے ہیں۔ اس لئے احباب اور عہدہ داران کے لئے یہ نہایت ضروری ہے۔ کہ چندہ نشر و اشاعت میں خود بھی حصہ لیں۔ اور دوستوں کو بھی تحریک کریں۔ اس کمی کو کسی حد تک پورا کرنے کے لئے ایام تبلیغ کے موقع پر عارضی طور پر زائد لٹریچر چھپوانے اور مہیا کرنے کا انتظام کیا جاتا ہے۔ جو کہ اصل لاگت پر فروخت کیا جاتا ہے۔ تاکہ احباب کو اس فریضہ کے ادا کرنے میں سہولت ہو۔ اس یوم التبلیغ کے لئے مناسب حال و موقعہ لٹریچر مندرجہ ذیل ہے۔ اور چونکہ کاغذ بہت گراں ہو گیا ہے۔ اس لئے قیمتوں میں بھی کچھ اضافہ کرنا پڑا ہے۔

تبلیغی اشتہارات

(۱) دنیا کے موجودہ مصائب اور خدا تعالےٰ کی آواز ۹/ سینکڑہ
(۲) آسمانی آواز یعنی آنے والے عذابوں کے متعلق انذار ۹/ سینکڑہ
(۳) ہم احمدی کیوں ہوئے ۱۲/ سینکڑہ
(۴) اس زمانہ کے امام کو ماننا ضروری اور ایمانیات میں سے ہے ۹/ سینکڑہ
(۵) آیت خاتم النبیین کی صحیح تفسیر ۹/ سینکڑہ
(۶) کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت غیر تشریعی کا قائل کافر ہے ۹/ سینکڑہ

تصانیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام

(۱) احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے۔ قیمت فی ۲/ ۳ سینکڑہ
(۲) ایک غلطی کا ازالہ ۱/ کے پانچ ایک روپیہ سینکڑہ
(۳) فتح اسلام فی ۱/ ۶ سینکڑہ (۴) تحفۃ الندوہ فی ۲/ ۳ سینکڑہ
(۵) نشان آسمانی فی ۲/ (۶) اسلامی اصول کی فلاسفی فی ۲/
(۷) درثمین اردو فی ۱/ فارسی ۲/
(۸) اسلام میں اختلافات کا آغاز مصنفہ حضرت امیر المومنین فی ۲/

دیگر لٹریچر

ذریۃ طیبہ فی ۱/ نجات المسلمین و امام المتقین پنجابی منظوم رسالے فی ۳/

انگریزی لٹریچر

(۱) احمدی و غیر احمدی میں مابہ الامتیاز فی ۲/ ۳ سینکڑہ (۲) تحریک احمدیت فی ۲/ ۳ سینکڑہ
(۳) میں اسلام کو کیوں پسند کرتا ہوں۔ لیکچر حضرت امیر المومنین فی ۱/ ۶ سینکڑہ
(۴) پیغام صلح انگریزی فی ۱/ ۶ سینکڑہ (۵) نماز انگریزی باتصویر فی ۱/ ۶ روپے سینکڑہ

مہتمم نشر و اشاعت نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان

وصیتیں

نمبر ۵۶۲۳ منکہ حشمت بیگم زوجہ چوہدری عبد الرحمن صاحب قوم ارائیں عمر تقریباً ۳۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۱ء ساکن اوجلہ ڈاک خانہ گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۴/۴۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ (۱) مہر مبلغ یک صد روپیہ جو بذمہ خاوند واجب الادا ہے۔ (۲) دو جوڑی کانٹے طلائی وزنی ۳ تولے قیمت تقریباً یک صد بیس روپیہ (۳) دو انگوٹھیاں طلائی وزنی آٹھ ماشہ قیمت تقریباً تیس روپے (۴) زیورات نقرئی وزنی تقریباً ساٹھ تولہ قیمت تخمیناً پچیس روپے کل ۲۷۵/۰ روپے مندرجہ بالا جائیداد کے دسویں حصہ کی وصیت بنام صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں جو حصہ وصیت عنقریب داخل خزانہ صدر انجمن کرنے کی کوشش کروں گی باقی کمی بیشی کے متعلق صدر انجمن احمدیہ کو مطلع کروں گی۔ العبدہ حشمت بیگم بقلم خود گواہ شد عبد الرحمن خاوند موصیہ گواہ شد عبد الغنی سکرٹری انجمن احمدیہ اوجلہ بقلم خود۔

نمبر ۵۶۲۴ منکہ غلام حسین ولد رحیم بخش قوم راجپوت بھٹی پیشہ آڑہت عمر ۳۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۲ء ساکن گوجرہ ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۴/۴۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں (۱) ایک مکان پختہ واقعہ گوجرہ منڈی ضلع لائل پور قیمت اندازاً اٹھائیس سو روپیہ جس کے نصف حصہ کا مالک ہوں۔ اور نصف حصہ کے مالک چوہدری عبد العزیز صاحب چاچا حقیقی ہیں۔ (۲) میرا ایک جدی مکان قصبہ رامداس ضلع امرتسر میں ہے جس کی قیمت کا اندازہ ایک ہزار روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۵ حصہ کا میں مالک ہوں میرے حصہ کا روپیہ ۲۰۰/۰ ہوا۔ (۳) میرے چچا حقیقی کی دکان آڑہت کی گوجرہ ضلع لائل پور میں ہے۔ جس کی آمدنی پر میرا گزارہ ہے۔ وہ مجھے منافعہ میں سے نصف حصہ گزارہ کے واسطے دیتے ہیں۔ جو کہ مستقل مقدار میں نہیں ہوتا ہے۔ میری جائیداد غیر منقولہ اس وقت ۱۵۰۰/۰ روپے کی ہے اس کا ۱/۱۰ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کی وصیت کرتا ہوں اور جس قدر دوکان کا منافعہ مجھے ملا کریگا۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ دکان کا حساب سالانہ ہوا کرتا ہے۔ ہر سال کے اختتام پر منافعہ کا ۱/۱۰ حصہ ادا کر دیا کروں گا۔ اگر میں اپنی زندگی میں جائیداد غیر منقولہ وصیت شدہ کا روپیہ داخل کر دوں تو وہ بوقت فوتید گی مجرا ہوگا۔ اگر فوتیدگی کے وقت تک کوئی اور جائیداد میری ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ مذکور ہوگی العبد غلام حسین گواہ شد عطا حسین شاہ ٹیچر ایم۔ بی ہائی سکول گوجرہ گواہ شد: عبد العزیز آڑھتی منڈی گوجرہ چاچا حقیقی موصی بقلم خود۔

نمبر ۵۶۲۶ منکہ حمیدہ بیگم زوجہ وزیر خان قوم راجپوت عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی حال قادیان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۴/۴۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد کوئی نہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد کوئی نہیں۔ صرف مبلغ چار صد روپیہ خاوند سے مہر وغیرہ قابل وصول ہے۔ اس کے ۱/۵ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ میری وفات کے وقت میری جائیداد اس کے سوا اگر اور بھی ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۵ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم بمد وصیت داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم وصیت کردہ حصہ سے منہا کر دی جائے گی۔ العبدہ حمیدہ بیگم نشان انگوٹھا۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لنڈن ۲۵ جون۔ مسٹر چرچل آج دارالعوام میں ایک اہم بیان دینے والے ہیں۔ فرانسیسی گورنمنٹ کا بھی ایک اجلاس ہو رہا ہے۔ جس میں شرائط صلح پر غور و خوض کیا جا رہا ہے۔ اس کے بعد جرمنی۔ اٹلی اور فرانسیسی گورنمنٹ کی منظوری سے ان شرطوں کو شائع کر دیا جائے گا۔ ہٹلر نے ایک کمیشن مقرر کیا ہے۔ جو دیکھے گا۔ کہ شرائط کی پابندی کی جاتی ہے یا نہیں۔ فرانسیسی گورنمنٹ سے کہا گیا ہے۔ کہ وہ بھی اپنے نمائندے بھیج دے۔ فرانس میں آج قومی ماتم کا دن منایا جا رہا ہے وزیر داخلہ نے حکم دیا ہے۔ کہ تمام قہوہ خانے۔ ہوٹل اور سینما بند رکھے جائیں۔ جھنڈے سرنگوں کر دیئے جائیں اور گیارہ بجے ایک منٹ کی خاموشی رہے۔ امید ہے کہ آج موسیو پیٹان کسی وقت کوئی تقریر براڈکاسٹ کریں گے۔ معاہدہ کے رو سے بورڈو پر جرمنوں کا قبضہ ہو جائے گا۔ اس لئے فرانسیسی گورنمنٹ وسطی فرانس کے کسی شہر میں چلی جائے گی۔

لنڈن ۲۵ جون۔ فرانس کے جنرل ڈیگال جنہوں نے یہاں نیشنل کمیٹی قائم کی ہے۔ آج برطانیہ کے دفتر خارجہ میں گئے۔ فرانس کے بہت سے فوجی اور سمندری افسر آج کمیٹی کے دفتر میں آئے۔

لنڈن ۲۵ جون۔ امریکن خبروں سے پایا جاتا ہے۔ کہ آج رومانیہ اور روس کی فوجوں میں سرحد پر کچھ جھڑپیں ہوئیں۔

لنڈن ۲۵ جون۔ رائل ایئر فورس کے طیاروں نے کل پھر جرمنی کے بہت سے علاقہ پر بم باری کی۔ اور رات بھر حملے کرتے رہے۔

شملہ ۲۵ جون۔ آج حکومت ہند کے کامرس ممبر نے تیل کے کارخانوں اور فرموں کے مالکوں سے ملاقات کی اور پٹرول و تیل کے نرخ معین کرنے کے سوال پر غور کیا۔ نمائندوں نے بعض تجاویز پیش کی ہیں۔ جن کے متعلق حکومت اس ماہ کے آخر تک اپنا فیصلہ صادر کر دے گی۔

لنڈن ۲۴ جون۔ یہاں کے اخبارات کے صفحات کم کئے جا رہے ہیں اب ہر روزانہ اخبار چھ سے زیادہ صفحات پر شائع نہیں ہو سکے گا۔ اور ہفتہ وار اخبارات کے صفحات ساٹھ سے زیادہ نہیں ہوا کریں گے۔

لنڈن ۲۴ جون۔ فرانس کا برطانوی سفیر واپس آگیا ہے۔ مگر فرانس کا سفیر لنڈن میں رہے گا۔

لنڈن ۲۴ جون۔ موسیو پیٹان نے ایک براڈکاسٹ میں کہا ہے۔ کہ مسٹر چرچل کی تقریر نہایت افسوسناک ہے۔ انہوں نے فرانسیسیوں کو بیوقوف بنانے کی کوشش کی ہے وہ برطانیہ کے مفاد کے لئے بہترین جج ہو سکتے ہیں۔ مگر فرانس کے مفاد کو ہم ان سے بہتر سمجھتے ہیں۔ کوئی چیز فرانسیسیوں میں پھوٹ نہیں ڈال سکتی ہے۔ ہماری پسپائی غلط وعدوں اور امیدوں میں آ کر تباہ ہونے سے زیادہ شاندار ہے ہم حال، اور مستقبل کو حقائق کی روشنی میں دیکھتے ہیں۔

لنڈن ۲۵ جون۔ قاہرہ سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ انگریزی ہوائی جہازوں نے آج پچھمی صحرا میں اطالوی فوجوں کے کیمپ پر حملہ کیا۔ دشمن اس اچانک حملہ سے گھبرا گیا۔ انگریزی جہازوں نے دشمن پر تاک کر بم برسائے۔ ایریٹیریا میں بھی اسمارہ وغیرہ مقامات پر حملے کئے گئے اسمارہ کے ہوائی اڈے کو بالخصوص بہت نقصان پہنچا۔ اٹلی کے ہوائی جہاز انگریزی جہازوں کا مقابلہ نہ کر سکے۔ اور دو جہاز سخت نقصان اٹھا کر بھاگ گئے۔

لنڈن ۲۵ جون۔ کل دن کے وقت ہالینڈ میں دشمن کے ایک ہوائی اڈہ پر انگریزی ہوائی جہازوں نے کامیاب حملہ کیا۔

لنڈن ۲۵ جون۔ فرانس سے باہر رہنے والے فرانسیسیوں کو اکٹھا کرنے کی کوشش جاری ہے۔ تاکہ وہ جرمنی اور اٹلی کے خلاف لڑائی جاری رکھ سکیں۔ کل رات جنرل ڈیگال نے ایک تقریر براڈکاسٹ کرتے ہوئے کہا۔ کہ اس وقت کی خبروں سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ تمام فرانسیسی نوآبادیات لڑائی جاری رکھیں گی۔ دنیا کے کونے کونے سے بورڈو گورنمنٹ۔ اور لنڈن کی فرنچ نیشنل کمیٹی کو تار پہنچے ہیں۔ کہ لڑائی جاری رکھی جائے۔ برطانیہ اور دوسرے ممالک میں رہنے والے فرانسیسیوں نے جنرل ڈیگال کا ساتھ دینے کا پختہ وعدہ کیا ہے۔ آسٹریلیا کے رہنے والے فرانسیسیوں نے بھی اپیل کی ہے۔ کہ فرانس کا جھنڈا نیچے نہ ہونے دیا جائے۔ فرنچ نیشنل کمیٹی کا لنڈن میں دفتر کھول دیا گیا ہے۔

شملہ ۲۵ جون ہندوستان میں بیس ہزار ایسی چیزیں تیار ہونی شروع ہو گئی ہیں جو لڑائی کے دوران میں کام آتی ہیں۔

ٹوکیو ۲۵ جون جاپان کے سمندری محکمہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ اس کے کچھ جہاز فرانسیسی ہند چینی جائیں گے اور یہ دیکھیں گے۔ کہ آیا اس راستہ سے چین کو لڑائی کا سامان تو نہیں جا رہا۔

لنڈن ۲۵ جون۔ گذشتہ ہفتہ جرمنی کے آٹھ لاکھ ۷۴ ہزار ٹن۔ اور اٹلی کے دو لاکھ ۲۴ ہزار ٹن کے تجارتی جہازوں کا نقصان ہوا۔ اس کے مقابلہ میں برطانیہ کو صرف پچاس ہزار ٹن تجارتی جہازوں کا نقصان برداشت کرنا پڑا۔

لنڈن ۲۵ جون۔ معلوم ہوا ہے ڈیوک اور ڈچز آف ونڈسر آجکل میڈرڈ میں ہیں۔ اور وہ تھوڑے ہی دنوں تک انگلستان پہنچ جائیں گے۔

شملہ ۲۵ جون۔ گورنمنٹ آف انڈیا نے حکم جاری کیا ہے۔ کہ آئندہ جو آدمی اپنی ضرورت سے زیادہ سکہ اکٹھا کرے گا۔ اس کے خلاف مقدمہ چلایا جائے گا۔ اور اسے پانچ سال قید اور جرمانہ کی سزا دی جائے گی اس حکم کے جاری کئے جانے کی وجہ یہ ہے۔ کہ بہت سے لوگوں نے بلاضرورت چاندی کے روپے اکٹھے کرنے شروع کر دیئے ہیں۔ گورنمنٹ نے یہ بھی اعلان کیا ہے۔ کہ سرکاری خزانوں میں روپیہ کا سکہ کافی موجود ہے۔

واردھا۔ ۲۵ جون گاندھی جی جمعرات کو واردھا سے شملہ روانہ ہوں گے۔ اور ہفتہ کو حضور وائسرائے سے ملاقات کریں گے۔

شملہ ۲۵ جون۔ دو دن ہوئے ہندوستانی بیڑے کے ایک جہاز پٹھان کو دشمن نے تارپیڈو یا بارودی سرنگ سے ڈبو دیا تھا۔ یہ جہاز ہندوستان سے کچھ فاصلہ پر گشت کر رہا تھا۔

لنڈن ۲۵ جون۔ کل ½5 بجے شام اٹلی کی طرف سے صلح کی شرائط فرانسیسی نمائندوں کو پیش کر دی گئیں۔ فرانسیسی نمائندگان نے ٹیلیفون پر بورڈو سے بات چیت کی۔ آخر فرانسیسی گورنمنٹ نے ہدایت بھجوا دی کہ صلح نامہ پر دستخط کر دیئے جائیں چنانچہ شرائط کے مطابق اٹلی اور فرانس میں صلح ہو گئی۔

بمبئی ۲۵ جون آج صبح بمبئی میں ہوائی حملوں سے بچاؤ کا پہلا کامیاب تجربہ ہوا۔ شہر پر ہوائی جہاز اڑتے اور دیکھ بھال کرتے رہے۔ تجربہ کے بعد ایک سرکاری بیان چھاپا گیا۔ جس میں اس امر پر اظہار خوشنودی کیا گیا۔ کہ پبلک نے ہدایات پر پوری طرح عمل کیا ہے۔ کسی اور روز بمبئی میں اچانک اس تجربہ کو دہرایا جائیگا۔

کلکتہ ۲۵ جون۔ یہاں شہری پہرہ داروں کی بھرتی شروع ہے۔ انکا کام شہری آبادی کو [illegible] سے بچانا اور [illegible] کے متعلق [illegible] کی صورت میں پولیس کی مدد کرنا ہوگا۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے

یکم جولائی ۱۹۴۰ء سے ٹائم ٹیبل میں مندرجہ ذیل تبدیلیاں عمل میں لائی جائیں گی ؎

گاڑی کا نمبر	سٹیشن جہاں سے روانہ ہوگی	روانگی	سٹیشن جہاں جائیگی	آمد
۱۹-۱ اپ	گھوٹکی	۱۹-۲	خانپور	۲۱-۵۲
۸ ڈاؤن	ملیر	۷-۱۹	کراچی شہر	۸-۵
۴۷۳ اپ	پاڈ ایڈان	۴-۱۲	ٹھارو شاہ	۵-۱۱
۴۷۵ اپ	"	۱۶-۵	محراب پور	۱۹-۴
۲۸۷ اپ/۲۹۰	"	۷-۴۸	نوشہرو فیروز	۸-۲۷
۴۸۹ اپ/۴۹۸ ڈاؤن	"	۱۲-۴۰	مورو سندھ	۱۵-۲۹
۴۷۴ ڈاؤن	نوشہرو فیروز	۹-۳۱	پاڈ ایڈان	۱۰-۱۰
۴۷۶ ڈاؤن	"	۲۳-۴۵	"	۵-۵۰
۴۹۷ اپ/۴۹۰ ڈاؤن	ٹھارو شاہ	۱۷-۲۹	"	۱۸-۲۷
۲۸۹ اپ/۲۸۸ ڈاؤن	نوشہرو فیروز	۲-۱	"	۳-۱۵
۹۹ اپ	کوتل الحمارہ	۱۴-۴۵	سمہ سٹہ	۱۷-۵
۴۹ اپ	جلال آباد	۱۲-۵۸	میکلوڈ گنج روڈ	۱۵-۳۸
۴۲۳ اپ	فیروزپور کینٹ	۱۰-۳۵	بہاول نگر	۱۶-۱۵
۴۲۴ ڈاؤن	فورٹ عباس	۷-۶	فیروزپور کینٹ	۱۵-۴۵
۴۲۷ اپ	بہاول نگر	۵-۲۵	فورٹ عباس	۱۰-۳۲
۲۰۰ ڈاؤن	مندوں کوٹ	۱۰-۳۲	فقرسر	۱۲-۲۶
۱۹۹ اپ	پنج کوسی	۱۷-۰	بہاول نگر	۱۹-۲۸
۴۴ ڈاؤن	وزیرآباد	۱۸-۱۵	لائل پور	۲۱-۵۷
۴۰ ڈاؤن/۴۹ اپ	ملتان کینٹ	۱۶-۲	سنادن	۱۸-۳۴
۴۶ ڈاؤن/۵۹ اپ	بدھ	۱۶-۲۶	شیرشاہ	۱۷-۲۶
۶۷ اپ/۷۰ ڈاؤن (ہر جمعرات کو)	خوست	۱۴-۷	کوئٹہ	۲۱-۳۰
۶۹ اپ/۶۸ ڈاؤن (ہر منگل کو)	کوئٹہ	۶-۱۰	خوست	۱۳-۲۵
۳ اپ	جہلم	۱۲-۴۸	پشاور کینٹ	۲۵-۱۰
۳۴ ڈاؤن	رومیال	۱۵-۴۱	ٹیکسلا	۱۷-۳۳
۵۸ ڈاؤن	پشاور کینٹ	۱۸-۴۵	کیمبل پور	۲۱-۴۰
۲۰ ڈاؤن	تارکی	۱۲-۴۸	جہلم	۱۳-۵۷
۱۷۰ ڈاؤن/۱۶۵ اپ	خوشاب	۲۳-۲۴	گنجیال	۰-۲۰
۱۳۸ ڈاؤن/۱۳۵ اپ	گنجیال	۱۹-۵۴	خوشاب	۲۰-۵۴
۱۲ ڈاؤن/۱۳-۱ اپ	چاندی گڑھ	۳۸-۴	کالکا	۵-۳۲
۴ ڈاؤن	لدھیانہ	۴۵-۰	غازی آباد	۷-۱۵
۴۱ اپ	کراکی	۲۱-۵۷	روپڑ	۲۲-۳۰
۱۷-۱ اپ	پھلور	۲-۸	لاہور	۶-۰
۶۷ اپ	غازی آباد	۲۰-۵۹	گھٹولی	۲۲-۵۷
۶۷-۱ اپ	لدھیانہ	۷-۴۵	جالندھر کینٹ	۹-۱۶
۱۹۴ ڈاؤن	لاہور	۱۶-۴۰	جالندھر شہر	۲-۱۰
۳۹۹ اپ	جیجوں دوآبہ	۶-۳۵	جالندھر شہر	۱۰-۱۵
۴۵۹ اپ/۴۰۲ ڈاؤن/۴۵۹ اپ	"	۱۱-۱۰	"	۱۵-۴۶
۳۹۵ اپ	نواں شہر دوآبہ	۱۷-۴۰	جالندھر شہر	۱۹-۲۰
۲۶۹ اپ	راہوں	۱۱-۳۵	"	۱۳-۵۰
۳۹۷ اپ	راہوں	۶-۵۶	"	۹-۵
۴۶۰ ڈاؤن	جالندھر شہر	۵-۴۰	جیجوں دوآبہ	۹-۲۵
۳۹۶ ڈاؤن	"	۱۱-۴۵	نواں شہر دوآبہ	۱۳-۲۶
۴۰۰ ڈاؤن/۴۰۱ اپ/۴۰۰ ڈاؤن	"	۱۵-۵۲	"	۱۷-۳۰
۳۹۸ ڈاؤن	"	۱۹-۱۰	راہوں	۲۱-۲۵
۲۷۰ ڈاؤن	"	۸-۱۱	"	۱۰-۲۰
۴۲۲ ڈاؤن	"	۳-۵۲	ہوشیارپور	۴-۵۶
۴۳۳ اپ/۴۳۲ ڈاؤن	ہوشیارپور	۴-۲	آدم پور دوآبہ	۵-۵۵
۴۰۶ ڈاؤن	جالندھر شہر	۹-۴۵	مکیریاں	۱۲-۰
۲۰۳ اپ	مکیریاں	۵-۹	جالندھر شہر	۱۱-۱۶
۴۰۵ اپ	"	۱۳-۲۰	"	۱۵-۴۰
۲۷ اپ	وزیرآباد	۲-۵۷	سمبڑیال	۳-۳۰
۲۳۱ اپ/۲۳۰ ڈاؤن	کوہاٹ کینٹ	۱۰-۳۰	بابری بندہ	۱۰-۴۸
۳۰۲ ڈاؤن	امرتسر	۱۸-۲۷	نارووال	۲۱-۱۲
۸۸ ڈاؤن	گنڈا سنگھ والا	۹-۴۵	فیروزپور شہر	۹-۵۹
۲۱۰ ڈاؤن	"	۱۴-۵۳	فیروزپور کینٹ	۱۵-۱۶
۸۶ ڈاؤن	"	۱۶-۱۲	کوٹ کپورہ	۱۷-۵۹
۲۲ ڈاؤن	"	۲۰-۳۹	فیروزپور کینٹ	۲۱-۴
۱۶ ڈاؤن	قصور	۲۲-۳۷	"	۲۳-۱۳
۱۵۳ اپ	حسینی والا	۱۲-۲۳	گنڈا سنگھ والا	۱۲-۳۴
۲۰۹ اپ	فیروزپور کینٹ	۱۵-۴۲	"	۱۶-۷
۲۱ اپ	فیروزپور شہر	۶-۳۶	اٹھیل پور	۷-۳
۱۵ اپ	"	۶-۳۶	قصور	۷-۳
۸۵ اپ	"	۱۰-۱۸	گنڈا سنگھ والا	۱۰-۳۴
۸۷ اپ	"	۱۶-۵۷	"	۱۷-۱۶
۳۵۶ ڈاؤن	جالندھر شہر	۷-۰	نکودر	۷-۴۶
۳۳۰ ڈاؤن	"	۱۴-۴۰	"	۱۵-۴۲
۲۸۱ اپ	نکودر	۸-۱۰	جالندھر شہر	۸-۵۷
۳۵۵ اپ	نکودر	۱۶-۱۵	"	۱۷-۵
۳۳۷ اپ	لدھیانہ	۱۱-۳۰	نکودر	۱۲-۴۵
۳۳۸ ڈاؤن	نکودر	۱۳-۱۵	لدھیانہ	۱۴-۳۰
۱ اپ	کالکا	۶-۲	شملہ	۱۲-۴۲
۱۳ اپ	"	۶-۵۶	"	۱۳-۲۴
۱۴ ڈاؤن	شملہ	۹-۵۵	کالکا	۱۵-۱۴

ریل موٹر

گاڑی کا نمبر	سٹیشن جہاں سے روانہ ہوگی	روانگی	سٹیشن جہاں جائیگی	آمد
۳ اپ	کالکا	۵-۴۷	شملہ	۹-۵۲
۵ اپ	کالکا	۶-۳۹	شملہ	۱۱-۲

۱۹-۱ اپ دھرکی پر ٹھیرے گی
۸ ڈاؤن ملیر پر ٹھیرے گی
۱۳۸ ڈاؤن ۱۳۵ اپ/۱۳۸ ڈاؤن مٹھہ ٹوانہ پر ٹھیرے گی

مندرجہ ذیل ٹرینوں کا قیام جس کا کہ مقامی طور پر قبل ازیں انتظام کیا گیا ہے۔ ٹائم ٹیبل میں درج کیا جائے گا۔

۶۷ اپ/۷۰ ڈاؤن (ہر جمعرات کو) اور ۶۹ اپ/۶۸ (ہر منگل کو) مدگورک پر + ۴۷۳ اپ - ۴۷۵ اپ - ۲۸۷ اپ/۲۹۰ ڈاؤن ۴۸۹ اپ/۴۹۸ ڈاؤن - ۴۷۴ ڈاؤن - ۴۷۶ ڈاؤن ۴۹۷ اپ/۴۹۰ ڈاؤن اور ۲۸۹ اپ/۲۸۸ ڈاؤن کلبوترہ پر
۱۲ ڈاؤن/۱۳ اپ سراج پور پر
۶۷ اپ کھٹولی پر
۹۲ ڈاؤن/۹۴ اپ/۹۲ ڈاؤن بچھی گوٹھ اور ڈھنڈی میں سے بغیر قیام گذر جائیگی
۵۰ ڈاؤن/۹۱-اپ ڈھنڈی میں سے "
۴۳ اپ چھٹولی میں سے "
۱۷ اپ - گورایہ کرتار پور بیاس جنڈیالہ گورو ہرستانی جلو اور مغلپورہ میں سے "
۳۹۹ اپ اور ۳۹۷ اپ چھیوڑو میں سے "
۴۰۰ ڈاؤن/۴۰۱ اپ/۴۰۰ ڈاؤن اور ۲۷۰ ڈاؤن چھیوڑو میں سے "
۷۰ ڈاؤن/۶۵ مٹھہ ٹوانہ میں سے "
۳۳۷ اپ اور ۳۳۸ ڈاؤن پسنجر کا انٹر اور تھرڈ جالندھر شہر اور نکودر کے درمیان منسوخ کردیا جائے گا۔

ریسٹورنٹ کار جو اس وقت لاہور اور راولپنڈی کے درمیان ۳-۱ اپ اور ۴ ڈاؤن فرنٹیئر میلوں کے ساتھ اول اور دوم درجہ کے مسافروں کے لئے لگائی جاتی ہے۔ بجائے اسے بند کردی جائے گی۔

۳-۱ اپ کے مسافروں کو لاہور اور جہلم کے ریفرشمنٹ روموں میں بریک فاسٹ اور لنچ مہیا کیا جائے گا۔ اور ۴ ڈاؤن کے مسافروں کو راولپنڈی اور لاہور کے ریفرشمنٹ روموں میں لنچ اور ڈنر مہیا کیا جائے گا۔

درمیانی سٹیشنوں کے اوقات کے لئے متعلقہ سٹیشن ماسٹروں کی طرف رجوع کریں ؎

چیف آپریٹنگ سپرنٹنڈنٹ